

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زید کی بیوی زید سے ہمیشہ بغض و کینہ رکھتی ہے بات بات پر زید سے ناحق لڑ مٹھتی ہے زید کو دیکھنے سے تھوک پھینک کر الگ ہو جاتی ہے اور کہتی ہے کہ تو میرا شوہر نہیں ہے۔ اگر ان باتوں پر زید کوئی تنبیہ یا سزا کرتا ہے تو مثل شیطان سوار ہونے کے بالوں کو نوچتی کپڑوں کو پھاڑتی ہے اور چلائی پھرتی ہے ایک دوسرے کا واقعہ ہے کہ انہیں باتوں سے کنوئیں کی طرف ڈوب مرنے کے لیے دوڑی جا رہی تھی بمشکل زید بچھڑا لیا۔ اور برابر کہتی رہتی ہے کہ میں خودکشی کروں گی کنوئیں میں ڈوب مروں گی۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ ذرا سی بات پر جھگڑا کر کے بغیر حکم زید کے لپٹنے بیانی کے ساتھ مکے چلی گئی۔ لہذا زید کہتا ہے کہ مجھ کو بہت خوف ہے کہ کسی روز میری جان پر تکبے گی۔ میں ایسی عورت نہیں رکھوں گی میں غریب ہوں اتنی وسعت نہیں کہ اس کا مہر ادا کر سکوں۔ کیا ان وجوہات کے ہوتے ہوئے بھی اگر زید بیوی کو طلاق دے تو مہر ادا کرنا پڑے گا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد

: عورت کا مہر شوہر کے ذمہ بہر حال واجب الاداء ہے جب تک معاف نہ کرے یا شوہر ادانہ کرے اس کے ذمے سے ساقط نہیں ہو سکتا اور وہ بری نہیں ہو سکتا ارشاد ہے

وَأَن أَرَدْتُمْ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ وَآتَيْتُمْ أَحَدَئِهِنَّ مَتَاعًا فَخَلَا فَلا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا أَنَّهُ أَخَذَ مِنْهُ بِمَنَئِنِّهَا وَإِثْمًا مِّمَّنَا ۚ ۲۰ وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُ وَقَدْ أَفْضَىٰ لُحْيُهُ لَكُمْ إِلَىٰ بُعْضِ وَأَخَذَ مِنْكُمْ يَمِينًا غَلِيظًا ۚ ۲۱ ... سورة النساء

(اور ارشاد ہے: **إِلَّا أَن يَمْسُوهَا** (البقرة: 237)

پس زید کے ذمہ اس کی بیوی کا دین مہر لازم الاداء ہے جب تک اس کی بیوی معاف نہیں کرے گی ساقط نہیں ہو سکتا۔

زید کو چاہیے کہ خود یا کسی اور شخص کی ذریعہ اپنی عورت سے یہ کہے کہ اگر وہ مہر معاف کر دے گی تو زید اس کو خلع یا طلاق دے کر آزاد کر دے گا پھر وہ عدت گزار کر جہاں چاہے نکاح کر سکتی ہے۔

شریعت میں دیا ہوا مہر واپس لے اور نہ دینے کی صورت میں عورت سے معاف کرنا نکاح سے عورت کو علیحدہ کر دینے کو خلع کہتے ہیں اور کچھ رقم لے کر یا مہر معاف کرنے عوض طلاق دینے کو طلاق بالمال کہتے ہیں۔ پس زید بصورت خلع یا طلاق بالمال بیوی کو نکاح سے الگ کرے تو دین مہر نہیں دینا پڑے گا۔ اور اس سے بری ہو جائے گا۔

هذا ما عني واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2 - کتاب الطلاق

صفحہ نمبر 269

محدث فتویٰ